

درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا مسیح الحق مدظلہ

نقطہ و ترتیب: مولانا مفتی عبدالمعین حقانی

معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلة کے درسی افادات

باب ما جاء في المنيحة اونٹ، بکری وغیرہ کے عطیہ دینے کا بیان

حدثنا ابو بكر ثنا ابراهيم بن يوسف ابن أبي إسحاق عن أبيه عن أبي إسحاق عن طلحة بن مصرف قال: سمعت عبد الرحمن بن عوسجة يقول: سمعت البراء بن عازب يقول: سمعت النبي ﷺ يقول "من منح منيحة لبن أو ورق أو هدى زقاقاً، كان له مثل رقبة"..... هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث أبي إسحاق عن طلحة بن مصرف لا نعرفه إلا من هذا الوجه... وقد روى منصور بن المعتمر وشعبة عن طلحة بن مصرف هذا الحديث... وفي الباب عن النعمان بن بشير. ومعنى قوله من منح منيحة ورق "انما يعنى به قرض الدارهم. وقوله: أو هدى زقاقاً قال انما يعنى به هداية الطريق وهو ارشاد السبيل.

ترجمہ: طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن عوسجہ سے سن لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سن لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سن لیا ہے کہ۔ "جس نے (کسی کو) دودھ (حاصل کرنے) کا یا چاندی (روپے) کا عطیہ دے دیا کسی گم کردہ راہ کو راستہ دکھا دیا تو یہ اس کے لئے (ثواب کے اعتبار سے) غلام آزاد کرانے کے برابر ہو جائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابواسحاق عن طلحہ بن مصرف کی روایت سے ہم اسے اس طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے نہیں جانتے ہیں۔۔۔ اور منصور بن المعتمر اور شعبہ نے طلحہ بن مصرف سے یہ حدیث روایت کی

ہے۔ اور اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہوئی ہے۔ اور ارشاد گرامی ”من منح منیحة ورق“ کا معنی یہ ہے کہ اس سے دراہم کا قرض حسد دینا مراد ہے۔ اور یہ ارشاد گرامی ”اوھدی زقاقاً“ کہتے ہیں کہ اس سے مراد کسی بھٹکے ہوئے (مسافر) کو راستہ دکھانا ہے یا کسی (اندھے کو) منزل مقصود تک لے جانا ہے۔

منیحة کیا چیز ہے؟ گزشتہ ابواب میں بر اور صلۃ کے مختلف طریقے ذکر ہوئے۔ ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور خوش اخلاقی سے پیش آنا، نوکر اور خادموں کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی، اولاد کی اچھی تربیت اور اپنے محسن کی شکرگزاری وغیرہ مختلف حصے بیان ہوئے اب ایک خاص صورت احسان کا جسے منیحة کہا جاتا ہے اس کا ذکر ہے۔ باب فتح یفتح اور ضرب بضرب دونوں سے آتا ہے بمعنی ”اعطی“ اور ”منحیة“ بروزن عظیمۃ اصل میں عطیہ کو کہا جاتا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ منیحة عرب کے نزدیک دو طریق پر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کو کوئی چیز اس طرح دیتا ہے کہ وہ چیز پھر اس سے واپس نہیں لیتا ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ کسی کو اونٹ، یا بکری وغیرہ کچھ مدت کے لئے دے دے تاکہ وہ اس کے دودھ اور اون وغیرہ سے فائدہ اٹھائے اور پھر اسے مالک کو واپس کر دے۔ اور یہاں یہ دوسرا معنی مراد ہے۔ اور منیحة جب مطلق ذکر ہوتا ہے تو متبادر معنی یہ ہوتا ہے کہ: اونٹ بکری، بھیڑ یا گائے کسی کو کچھ مدت کے لئے اس کے دودھ اور گوشت وغیرہ سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے دے دے اور عین چیز اصل مالک کی ہوگی جو کہ اس کو واپس دی جاوے گی۔

منیحة لبن۔ او ورق: عطیہ دودھ کا یا چاندی کا (یعنی روپے کا)۔ دودھ کا عطیہ سے یہی مراد ہے کہ عارضی طور پر منافع حاصل کرنے کے لئے دودھ کا جانور کسی کو دے دے اور چاندی کا عطیہ اس سے مراد قرض حسد ہے، یعنی کسی کو بلا سود قرض دے دے تو یہ بھی گویا اصل رقم آپ کو واپس ملے گی اور کچھ عرصہ کے لئے وہ اس سے فائدہ حاصل کرے گا۔

اوھدی زقاقاً ہدئی ہدایت سے ہے اور زقاق بروزن غراب راستہ کو کہا جاتا ہے۔ یعنی یا کسی کو راستہ دکھایا، کسی مسافر یا اندھے بوڑھے وغیرہ کو راستہ دکھانا بڑی نیکی ہے۔

مذکورہ بالا تینوں قسم کی نیکیوں کے لئے اس حدیث میں یہ اجر و ثواب مذکور ہے کہ نہ مثل رقبہ: یعنی دودھ کا عطیہ کسی نے کسی کو دے دیا یا روپے کا عطیہ یعنی قرض حسد پیسے دے دیئے یا کسی کو راستہ دکھایا تو اس کے لئے غلام آزاد کرانے کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

درخت کھجور کا عطیہ دینا

اوھدی زقاقاً الخ زقاق جس طرح راستہ کو کہا جاتا ہے اسی طرح زقاق قطار میں لگی ہوئی کھجور کے چند درختوں کو بھی کہا جاتا ہے۔ اگر یہ مراد لیا جاوے تو اس اعتبار سے پھر جملہ ”ھدی زقاقاً“ ہوگا۔ یعنی ہدی میں دال کو تشدید کیساتھ باب تفعل میں ہوگا۔ جملہ کا معنی یہ ہوگا کہ یا

کھجور کے کچھ درخت کو حد یہ کے طور پر دے دے تو یہ عمل بھی غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے اور حضرت نعمان بن بشیر کی روایت میں جسکی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے ہڈی کی بجائے لفظ او اھدی زقاق آیا ہے جو کہ مذکورہ بالا معنی میں بالکل صریح ہے اس اعتبار مذکورہ حدیث میں تینوں چیزیں عطیہ اور حد یہ کے جنس سے ہوگی یعنی دودھ، اون اور گوبر وغیرہ حاصل کرنے کیلئے کسی کو اونٹ، بھیڑ، بکری گائے وغیرہ کچھ مدت کیلئے دیدینا یا دراہم (روپے) کسی کو بطور قرض دینا یا کھجور کے چند درخت بطور عطیہ اور حد یہ کے دینا ان میں سے ہر ایک عمل غلام آزاد کرانے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ کھجور بھی لازمی نہیں دوسرے پھل مثلاً سیب، مالٹا، کیلا، انار وغیرہ دینے کا بھی یہی حکم ہے۔

اسلام غلامی کے تصور کی حوصلہ شکنی کرتا ہے: یورپین اقوام دین اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کر رہی ہیں کہ اسلام میں غلامی کا تصور موجود ہے۔ یہ خود اپنے آپ حقوق انسانی کا علمبردار بن بیٹھنے والے اور اپنے آپ کو مہذب کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ اپنے زیر دست اقوام کے ساتھ انسانیت کی حدود سے نکل کر چوپائیوں کا سا سلوک رزوا رکھتے ہیں، کسی قسم کے جواز کے بغیر ان کا کشت و خون کرنا ان کی شوکت و عزت کو تاراج کرنا، اور طاقت کے استعمال سے ان کے سیاہ و سفید پر قابض بن کر ان کو اپنے ماتحت غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور کرنا ان ظالموں کا شیوہ بن چکا ہے۔ اس کے برعکس دین اسلام میں غلاموں کے برادرانہ سلوک کرنے اور ان کے ساتھ احسان و ہمدردی کے لئے زرین تعلیمات دی گئی ہیں علاوہ ازیں غلاموں کو آزادی دینے کے لئے بہت سارے راستے کھلے رکھے ہیں، کفارہ قتل، کفارہ صوم، کفارہ ظہار اور کفارہ یمین میں غلام آزاد کرانے کو سرفہرست رکھا گیا ہے غلام کو مکاتب بنانا، اور مہذب و ام الولد کا مالک کے موت کے بعد خود بخود آزاد ہو جانا بھی اس قبیل سے ہیں۔ علاوہ ازیں ویسے بھی غلاموں کو آزاد کرنا دین اسلام میں بہترین نیکی اور افضل القربات قرار دیا گیا ہے۔ حدیث باب میں بھی چند دوسرے نیک اعمال کیلئے ثواب کے اعتبار سے غلام آزاد کرنے کو مشہور قرار دیا گیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دین اسلام کسی کو غلام بنانے کا حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

باب ما جاء في إمارة الأذى عن الطريق

راستے سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کا بیان

حدثنا قتيبة عن مالك بن ائمر عن سمعي عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي ﷺ: قال بينما رجل يمشي في الطريق اذ وجد غصن شوك فأخبره فشكر الله له فغصنوه. www.rasailojaraid.com رزہ و ابن عباس وابی

ذر..... هذا حديث حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر گزر رہا تھا اسی اثنا میں اس نے ایک کانٹے دار شاخ (راستے میں پڑی ہوئی) پائی تو اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسکے اس عمل کی (اس حد تک) قدر دانی کر کے بڑھا چڑھا کر دیا کہ اس کی مغفرت فرمائی۔..... اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ذر غفاریؓ سے بھی روایات ہوئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے گزشتہ ابواب میں ضمناً راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کی فضیلت ذکر ہوئی ہے کہ اس سے مقبول صدقے کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن عام طور پر لوگ اس قسم کی نیکیوں کو چھوٹی اور معمولی سمجھ کر ان سے غفلت برتتے ہیں اس وجہ سے امام ترمذیؒ نے اس کے لئے مستقل باب باندھ کر حضور ﷺ کا ایک اور ارشاد نقل فرمایا جس میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کی راستے سے کانٹے دار شاخ ہٹانے ہی کی وجہ سے مغفرت فرمائی۔ پس اس کو چھوٹا عمل سمجھنا نہیں چاہیے ہو سکتا ہے کہ اسی کو اللہ تعالیٰ ذریعہ مغفرت بنادے۔ کہ مغفرت را بہانہ مے طلبد بہا نہ مے طلبد..... جناب رسول اللہ ﷺ نے اجتماعی بھلائیوں کی اہمیت کو خوب واضح فرمایا ہے چنانچہ راستے سے کانٹا پتھر وغیرہ ہٹانے سے عام انسانوں کو راحت و سہولت ہو جاتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس بندہ کی مغفرت فرماتا ہے۔ اس طرح عام مخلوق کو ضرر پہنچانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے انسانوں کو ایذا اور تکلیف دینا خواہ جسمانی ہو یا روحانی حرام ہے اس وجہ سے راستے میں کانٹے اور پتھر وغیرہ چیزیں پھینکنا جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہو نا جائز ہے۔ اور جبکہ رسول اللہ ﷺ نے راستے سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کا حکم فرمایا ہے اور اس عمل کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے تو ظاہر ہے کہ موذی چیزوں کا راستے میں ڈالنا نقصان ایمان کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس سے اجتناب لازم ہے۔

فشکر اللہ لہ:

اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی قدر دانی کرتا ہے ظاہر لفظ کے اعتبار سے شکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کا شکر کرتا ہے تو کتنا بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا کہ وہ اپنے بندے کی شکر گزاری کرے۔
”الشکور“ کا معنی:

علامہ جزری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک نام ”شکور“ بھی ہے اور اس کا معنی ہے الذی یزکو عنده القلیل من اعمال العباد فیضعاف لہم الجزاء فشکرہ لعبادہ مغفرتہ لہم : یعنی وہ ذات جو اپنے بندوں کے اعمال میں سے تھوڑے عمل کو اپنے ساتھ بڑھا دیتی ہے اور پھر ان کو کئی گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرماتا ہے پس اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کا شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتا ہے۔